DAR-UL-IFTA
Sharia in Business, Alflah Town, Sadiqabad
Disst. Rahim yar Khan, Pakistan

دارالافتاء

استفتاء

حضرت مفتی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

ایک کمپنی اپنے صارفین کو انٹرنیٹ ڈیٹا سے متعلق ایک آفر پیش کرتی ہے، جس میں صارف کو متعین نرخ پر جو انٹرنیٹ بکٹ آفر کی جاتی ہے اس کے ساتھ کچھ مفت منٹس کی شکل میں ایک بونس دیا جاتا ہے، جس میں سے کچھ منٹس کمپنی کے نیٹ ورک ہی پر کال کرنے کے لیے مخصوص ہیں اور کچھ دوسرے نیٹ ورک پر کال کے لیے بھی دستیاب ہیں۔ ان بونس منٹس کی حیثیت انعام کی ہوتی ہے۔ جو بونس منٹس دوسرے نیٹ ورک پر کال کے لیے دستیاب ہیں وہ مشروط ہیں کہ اگر صارف کے کھاتہ میں کم از کم 1.50 روپے کا بیلنس موجود ہے تو وہ بونس منٹس کو استعمال کر پائے گا۔ لیکن کمپنی نے بونس منٹس کے استعمال کے متعلق جو شرط عائد کی ہے اس کے متعلق اشتہار میں نہیں بتایا گیا۔ اس تفصیل کو سامنے رکھ کر یہ بتائیں کہ اس انٹرنیٹ بکٹ آفر کا معاملہ شرعاً درست ہے یا نہیں؟

مستفتی: حافظ محمد عمیر شفیع (صادق آباد)

0334-7334629

دارالافتاء
88/9
۱۴۴۰/۰۱/۱۴ھ
25-09-2018

الجواب باسم ملهم الصواب

مذکورہ بالا آفر سے متعلق سوال میں فراہم کردہ معلومات کے مطابق اس آفر میں صارف جو متعین رقم ادا کرتا ہے، وہ انٹرنیٹ بکٹ کا عوض ہے (گویا کہ اصل معقود علیہ انٹرنیٹ بکٹ ہے) اس کے ساتھ جو منٹس بطور انعام اور بونس مفت ملتے ہیں ان کی فقہی حیثیت "ہبہ" کی ہے جو اصل عقد سے الگ معاملہ ہے۔ اگر بیع یا اجارہ کے عقد کے ساتھ بائع یا موجر نے صارف کے لیے مفت منٹس کے ہبہ کا اعلان کیا ہوا ہے تو واہب کو چاہیے کہ وہ ان منٹس کو استعمال کرنے سے متعلق تمام شرائط اشتہار میں بیان کردے، لیکن اگر اس نے ایسا نہیں کیا تب بھی اصل عقد (جو متعین رقم کے عوض انٹرنیٹ بکٹ کا ہے) پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔

بحوث في قضايا فقهية معاصرة، أحكام الجوائز (ج:2 ص:156)

ثانيا: حكم الجائزة: وإن مثل هذه الجوائز التي تمنح على أساس عمل عمله لا تخرج عن كونها تبرعا وهبة؛ لأنها ليس لها مقابل، .... وبما أن حقيقة الجائزة أنها هبة بدون مقابل، فإنها ليست من عقود المعاوضة، وإنما هي من قبيل التبرعات، فمن شروط جوازها أن تكون تبرعا من المجيز بدون أن يلتزم المجاز بدفع عوض مالي مقابل الجائزة.

وعلى هذا فالجائزة على قسمين: ....

Scanned by CamScanner

2-الجائزة التى تمنح على أساس التزام أو وعد سابق: فيلتزم المجيز بأنه سيمنح المجاز جائزة عند وقوع واقع معين لايدري أحد هل يقع أو لا؟ ومن شروط جوازه: أن يكون تبرعا محضا من قبل المجيز، وأن لا يشترط على المجاز أن يدفع عوضا عن الدخول في المخاطرة؛ لأنه ان اشترط عليه ذلك دخل في عقود المعاوضة التى يحرم فيها الغرر والمخاطرة، ويتأتى فيها القمار

.... والله سبحانه أعلم وعلمه أتم وأحكم

علی رضا

دار الافتاء صادق آباد

9/ محرم الحرام 1440ھ

20/ ستمبر 2018ء

دستخط : مفتی محمد ابراہیم صاحب دامت برکاتہم

الجواب صحیح محمد ابراہیم

۱۲/۱/۱۴۴۰ھ

دستخط : مفتی طارق بشیر صاحب دامت برکاتہم

الجواب صحیح

طارق بشیر عفی عنہ

۱۲/۱/۱۴۴۰ھ

دستخط : مفتی احسن عزیز صاحب دامت برکاتہم

الجواب صحیح

۱۲/۰۱/۱۴۴۰ھ

دستخط : مفتی حماد اللہ نور صاحب دامت برکاتہم

الجواب صحیح

ابو الحسن حماد اللہ

۱۲/۰۱/۱۴۴۰ھ

دار الافتاء

فتویٰ نمبر 88/9

مورخہ ۱۴۴۰/۰۱/۱۴ھ

25-09-2018

نوٹ : ۱۔ جواب سوال کے مطابق ہے۔ صحت سوال کی ذمہ داری مستفتی پر ہے۔

۲۔ ادارہ کسی بھی قانونی وغیر قانونی کاروائی کی صورت میں کسی بھی قسم کا ذمہ دار نہیں اور نہ ہی فریق بنے گا۔

- Cell No: 0302-7002111
- 0344-3387879
- Whats App: 0302-7002111
- E-mail: shahaimbiz@gmail.com

- دار الافتاء سے فرقہ وارانہ یا اختلافی مسائل کا جواب نہیں دیا جاتا۔
- خدمت بلا معاوضہ۔

Scanned by CamScanner